رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر   خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد   می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

ایڈیٹر محمد منیرالدین

فی پرچہ	ششماہی	سالانہ
۱ر	۶/	۱ر

جلد | کاکوری چہارشنبہ ۱۶ جون ۱۹۳۷ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر

ادبیات

(از منشی محمد اعجاز حسین علوی صاحب اعجاز کاکوروی)

ناز کرتا نہ کبھی نجد کے ویرانے پر   جو گزر قیس کا ہوتا مرے کاشانے پر
بزم رنداں کو لگی کیا کسی زاہد کی نظر   کیوں برستی ہے اُداسی مرے میخانے پر
یہ ہوا جذب محبت کا اثر بعد فنا   شمع بھی جل کے ستی ہو گئی پروانے پر
کاکل یار سے کچھ کم نہیں میری قسمت   اور اُلجھتی ہے یہ تدبیر سے سلجھانے پر
کیوں جلاتے ہیں مری قبر پہ وہ گھی کے چراغ   کسکی پوری ہوئی منت مرے مر جانے پر
کچھ نہ کچھ ہوتی ہے تسکین جو رو لیتا ہوں   بڑھتی ہے سوزش دل اشکوں کے تھم جانے پر
سانس جبتک کہ ہے اللہ سے رکھو اُمید   رونا اچھا نہیں بیمار کے سرہانے پر

یہ دعا دو کہ فزوں جوش جنوں ہو اعجاز
دامن دشت کا سایہ رہے دیوانے پر

بچوں کیلئے عقلمندی کی باتیں

(از میر نذر علی صاحب درد کاکوروی)

(۱) چار چیزیں چار باتوں کو بڑھاتی ہیں :-

(۱) تواضع شرافت کو   (۲) بخل رذالت کو
(۳) خیرات دولت کو   (۴) راستی عزت کو

(۲) چار آدمی ہمیشہ غم میں رہتے ہیں :-

(۱) لالچی   (۲) مغرور
(۳) کسی سے جلنے والے   (۴) فکر کرنے والے

(۳) چار آدمیوں کو چار باتیں نہ چاہیئے :-

(۱) سخی کو افسوس   (۲) عابد کو غاطر
(۳) حاکم کو دل آزاری   (۴) شاہ کو رعایت

(۴) چار آدمی چار باتوں سے رتبہ سے گر جاتے ہیں :-

(۱) بادشاہ کاہلی سے   (۲) حاکم رشوت سے
(۳) عالم تکبر سے   (۴) دولتمند بخل سے

(۵) چار آدمیوں کی کبھی عزت نہیں ہوتی :-

(۱) چور کی   (۲) جھوٹے کی
(۳) کمینے کی   (۴) بدچلن کی

(بقیہ کالم ۲)

(۶) چار آدمیوں سے چار چیزیں نہ لینا چاہیئے :-

(۱) دوست سے قرض   (۲) طالب علم سے کتاب
(۳) بیوقوف سے صلاح   (۴) جاہل طبیب سے دوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد — کاکوری اخبار — نمبر ۲

کاکوری کی ترقی

(از قادری احمد حسن علوی صاحب)

کسی گذشتہ اشاعت میں "کاکوری اسکول" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکو دیکھ کر روح میں تازگی پیدا ہوئی حوصلے بڑھے۔ قلم نے جولانی دکھائی اور سوت کا دھاگہ لے کر گدائے جنوا یوسف کی خریداری کو مصر کی بازار میں جا پہونچا — !

فاضل محرک کی قابل قدر تجویز لائق صد ستائش و آفریں ہے۔ اُنھوں نے برسوں کے سوئے ہوئے قافلہ کو ایک جنبش قلم سے بیدار کرنے کی کوشش ضرور کی لیکن شاید اس کا خیال نہ رہا کہ شراب جمود کے متوالے ایسے ویسے بانگ جرس سے ہوشیار ہونے والے نہیں ہیں۔ وہ تو اُس جرعہ کے متمنی ہیں جس کا ایک قطرہ آب حیات کا کام کرے اور طلسم سلیمانی کی سحر طرازی افسانہ پارینہ سے زیادہ وقیع نہ ہو — !!

وہ خواب غفلت میں مدہوش ہیں جسے عیش و نشاط کہئے یا جمود و دماغی انتشار تصور فرمائیے۔ اُنکے اسلاف کے قائم کردہ ادارے مٹتے ہوں تو مٹ جائیں اُن کی بلا سے۔ وطن کے آیندہ نونہال سپوت اپنی اولوالعزمیوں میں ناکامی کا سامنا کرتے ہیں تو کریں اُن کی بلا سے۔ اجتماعی دولت میں انحطاط شروع ہوا تو مرضی ایزدی یہی تھی۔ عزت و وقار کو صدمہ پہونچا تو حسن اتفاق سے۔ قومیت سوز شرافت نسبی پر کوئی بدنما داغ لگا تو اُسکی ذمہ داری فرد واحد پر کس طرح عائد ہو سکتی ہے — !!!

ہم نے مانا کہ انفرادی کوشش سے اجتماعیت کو قرار واقعی نفع نہیں پہونچتا لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اسی عقیدہ پر موجودہ پود بھی پختگی کے ساتھ قائم رہی تو اسکا افسوسناک نتیجہ ہماری موجودہ پستی سے بھی زیادہ کس قدر ناگفتہ بہ ہو جائے گا۔ ہماری رہی سہی وقعت بھی قصہ ماضی ہو جائے گی اور برسوں کی کاوشوں اور عرق ریزیوں کا ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی باد صرصر کے بے پناہ جھونکوں کی نذر ہو کر ہم کو کہاں سے کہاں پہونچا دے گا — ؟

مہذب و متمدن بزرگان قصبہ میں سے تقریباً ہر متنفس فرد پر بخوبی روشن ہے کہ کوئی مصلح قوم، ہادی یا رہبر اس کارخانہ عالم میں مصائب و آلام کا شکار ہوئے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ قبل ازیں نوجوانوں کے ایک طبقہ نے قصبہ کے انحطاط اور موجودہ پستی کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن گوناگوں مخالفتوں اور غیر معمولی بندشوں نے اُنکے حوصلے پست کر دیے۔ آخر ش وہ جوش و خروش سرد ہو گیا۔ غافل مسافر نے ایک اور کروٹ لی اور دنیا و مافیہا سے بیزار ہو گیا — !!

کاکوری میں انگریزی مڈل اسکول کا قیام اکثر بزرگان وطن کی نظروں میں ضروری تھا اور اب تو بیشتر حضرات اسکے شائق معلوم ہوتے ہیں کہ قدیم مدرسہ کو دوبارہ قائم کر کے قصبہ کی موجودہ کمی کی تلافی کی جا سکے — لیکن شاید نونہالان وطن کو اس واقعہ کی اطلاع نہ ہو سکی ہو کہ آج سے تقریباً ۱۹ سال قبل کاکوری اسکول کی مجلس منتظمہ نے اس افسوسناک تصفیہ کا اعلان کیا تھا کہ "سرآوردہ افراد قصبہ اپنی اولاد کی ابتدائی تعلیم کا بندوبست قصبہ کے باہر کرتے ہیں اور خاطر خواہ دلچسپی کے ساتھ اس ادارہ کی طرف دست کرم دراز نہیں ہوتا ہے اسلئے مجبوراً اس قدیم مدرسہ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے سپرد کر کے ہم اپنی بے مائگی و عوام کی عدم التفاتی کے مد نظر اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا مناسب تصور کرتے ہیں —"

گذشتہ ربع صدی میں قصبہ کے اعداد تعلیمی کو سرسری نظر سے دیکھا جائے تو یہ معلوم ہو کر کسی قدر اطمینان ضرور ہوتا ہے کہ ابھی تک والدین کو علم و ادب سے اس قدر لگاؤ باقی ہے کہ دوسرے قصبات کے مقابلہ میں وہ پیچھے رہنے کے واسطے تیار نہیں ہیں لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہمارا افلاس اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ قصبہ نے ثروت و وجاہت اور استعداد زیست میں

غیر معمولی ترقی سکوں میں دکھائی ہے۔ اسکے اسباب اور علل کیا ہیں موجودہ پستی کا خاتمہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ قصبہ کی اخلاقی جسمانی و روحانی اصلاح کیونکر ہو۔ یہ جملہ مسائل سردست خارج از بحث ہیں لیکن غور طلب یہ ہے کہ ہمارے کتنے بزرگ ایسے ہیں جو اولاد کی تعلیم کا ابتدائی انتظام قصبہ کے مڈل اسکول میں کرنے کے خواہشمند ہیں ——!

بزرگان وطن کے سامنے پرانے راگ الاپنا یوسف کو آئینہ دکھلانے کا مترادف ضرور ہوگا لیکن دانشمندوں کا قول ہے کہ اگر آفتاب کی روشنی حاصل نہ ہو سکے تو بعض اوقات چراغ کی روشنی بھی شغل کے کام میں آسکتی ہے۔ گذشتہ دور میں کم مگر موجودہ زمانہ میں بالعموم اکثر برادران وطن فکر معاش کی خاطر قصبہ کے باہر رہتے ہیں۔ پرانی باتیں مٹ گئی ہیں۔ مالی حالت اسقدر اچھی باقی نہیں رہی ہے کہ دُہرے اخراجات سہولت کے ساتھ برداشت کئے جا سکیں۔ وہ اپنے اہل وعیال کو ساتھ رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ——!

کسی مدرسہ کے احیا و قیام کا مدار تعداد طلبا و فراہمی سرمایہ پر ہے —— دریافت طلب یہ امر ہے کہ موجودہ روشنی کی تباہ کاریوں کے تلخ تجربات حاصل کرنے کے بعد کتنے بزرگ اس پر آمادہ ہو چکے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو کاکوری میں مستقل طور پر ثانوی دور تک تعلیم دلائیں گے۔ اور سرمایہ کی مقدار کس حد تک فراہم ہو سکے گی —— ضرورت کا تقاضا یہ ہے کہ فاضل محرک اپنے بے لوث جذبات وطنیت کے صدقہ میں متوسط طبقہ کا ایک سطحی معائنہ فرمائیں۔ ہر ہر محلہ کے سربرآوردہ حضرات کے اشتراک عمل اور مفید مشوروں کے ذریعہ ایک رپورٹ مرتب فرما کر اسکا صحیح اندازہ قائم کر لیں کہ تعداد طلبہ کس حد تک پہونچ سکتی ہے ——!

سرمایہ کی فراہمی لوگوں کی نظروں میں دشوار نظر آتی ہوگی مگر میرے نزدیک اس کی زیادہ دقت نہیں ہوگی۔ لوگ کہیں گے کہ خدا جانے کس دیوانگی کے عالم میں ایسے ناقص خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ میرا حقیر تصور غلطی پر نہیں ہے۔ میں کسی چندے کے واسطے اپیل کرنا ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کوئی جدید ٹیکس عائد کرنا میرے ضمیر کے بالکل خلاف ہے، کسی غیر معمولی ایثار کا پرانا سبق یاد کرانا میرا مقصود نہیں ہے بلکہ بزرگان وطن کی خدمت میں باادب یہ التماس ہے کہ کاکوری مڈل اسکول کے واسطے سرمایہ کی فراہمی سے زیادہ آسان کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا ——!

کلام اللہ شریف نے ہدایت کی ہے کہ قریب تر کے حقوق بعید تر پر مرجح ہیں۔ غالباً اس سے تو کسی کو اختلاف نہ ہوگا زکوٰۃ کی رقم جو کہ ہزاروں سے زائد کی مقدار میں بیرون قصبہ کے مدارس۔ یتیم خانوں اور دیگر خیراتی اداروں میں روانہ کی جاتی ہے یک قلم مسدود کر دی جائے —— یہی رقم قصبہ کے مڈل اسکول کے اغراض پر صرف کی جائے اور بزرگان وطن سے درخواست کی جائے کہ وہ اس تجویز کو آئندہ نسل کی فلاح وبہبود کے خاطر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں اور کمترین اخراجات میں زیادہ تر تعلیم حاصل کرنے کے ذرائع قصبہ کے اندر ہی پیدا کر لیں۔ اس مقصد کے حصول کے واسطے جداگانہ کسی بورڈ کے قائم کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ انجمن اخوان الصفا کو زندہ کیا جائے اور اسکے ذریعہ قصبہ کی جملہ رقم زکوٰۃ یکجا کی جائے اور مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھ کر اس مقدس کام کو شروع کر دیا جائے۔ ابتداءً مشکلات کا سامنا ہوگا۔ مخالفتوں کا زور ہمارے جوش وخروش کو سرد کر دینے کی سعی لاحاصل کریگا۔ بغض وعناد کار فرما ہوگا۔ ذاتیات پر حملے ہونگے۔ اندرونی و بیرونی مزاحمتیں سنگ راہ ہوں گی لیکن صبر و سکون۔ صلح و آشتی۔ عقل وفہم آخرش غالب آئے گی اور وہ دن زیادہ دور نظر نہیں آتا جب کہ ہماری ڈوبتی ہوئی کشتی پستی کے بھنور سے بچ کر شادمانی و مسرت کے ساحل پر لنگر انداز ہوگی۔ اپنوں کی بیگانگی زبان حال سے خود ہی اپنی شکست کا اعتراف کرے گی۔ اور آنے والی نسل اپنے محسنوں کے دوش بدوش

گامزن ہو کر قدیم ثروت وجاہت اور سیر چشمی کو برقرار رکھ کر نقش ثانی کا اثر ظاہر کرے گی۔

قصبہ کی معاشی پستی کو دور کرنے کا واحد علاج انجمن اتحاد (یعنے کوآپریٹو سوسائٹی) ہے۔ لیکن قدامت پسند طبقہ ابھی اس خیال سے آسانی کے ساتھ متفق ہونے پر تیار نہیں ہے منافع کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ہمارے قصبہ میں اسکے متعلق تو مسلمہ فتوے ہے کہ اس قسم کا منافع احکام مذہب کے منافی ہے۔ لیکن یہ منافع اگر کسی خیراتی فنڈ مثلاً امداد بیوگاں۔ نگرانی یتامیٰ و وظائف ترغیب تعلیمی میں صرف کیا جائے تو غالباً بزرگان وطن کو زیادہ اختلاف نہو گا

موجودہ تہذیب اور نئی روشنی کا اثر ہماری معاشرت پر اس قدر کافی ہو چکا ہے کہ ضروریات زندگی کا کاکوری میں دستیاب ہونا دشوار ہوتا ہے۔ اکثر اشیاء مایحتاج بیرون قصبہ سے طلب کرنا پڑتی ہیں۔ اس میں اخراجات اور وقت بھی کافی صرف ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ہماری مردہ انجمن اخوان الصفا اس فریضہ کو اپنے سر اوڑھ کر ایک اسٹور قائم کر دیتی۔ جملہ ضروریات کی تکمیل کرتی۔ حصہ داروں کو منافع تقسیم کرنے کے باوجود کچھ حصہ خیراتی امور کے لئے وقف کر دیتی اور ہماری معاشی پستی کو دور کرکے قصبہ کی فارغ البالی اور خوش حالی میں ہاتھ بٹاتی جو اس کی بنیاد کا حقیقی مقصد اور اصلی منشا تھا۔ آئندہ کسی موقع پر تفصیل کے ساتھ جملہ تحریکات بالا پر علمی حیثیت سے بحث کی جائے گی۔ آخر میں ارباب وطن سے توقع ہے کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے نئی تحریک کو سرسبز کرنے میں دریغ نہ فرمائیں گے۔

دلچسپ معلومات

گل بے خار:- تمام افسانۂ عام میں اس مضمون کی امثال ہیں کہ جہاں پھول ہے وہاں کانٹا بھی ہے گویا پھول کے ساتھ کانٹے کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے کہ گلاب کا پودھا خاردار ہوتا ہے۔ فن باغبانی کے ماہر یورپ و امریکہ میں عرصے گلاب کا ایسا پودھا پیدا کرنے کی کوششوں میں منہمک تھے جس میں کانٹے نہ ہوں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ امریکا واقع نیویارک میں گلاب کا بے خار پودھا پیدا کر لیا گیا ہے۔

طویل العمر کلاک:- اوبرگریس (نیوفونڈلینڈ) کی ایک عدالت کے کمرہ میں انگریزی ساخت کا ایک کلاک ہے جس کے پنڈلم کی حرکت ۹۴ سال میں جو اسکی عمر ہے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں رکی یہ کلاک [illegible] میں لورپول کی ایک فرم سے خریدا گیا تھا اور اس وقت برابر چل رہا ہے۔

برطانیہ کی نسوانی آبادی:- برطانیہ کی کل آبادی ۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ۲۵ ہزار ہے۔ جس میں سے مردوں کی آبادی ایک کروڑ ۹۵ لاکھ ہے اور عورتوں کی ۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار یعنے عورتیں مردوں سے بقدر ۱۶ لاکھ ۲۵ ہزار کے زیادہ ہیں۔

شیشہ خور جاپانی:- جاپان میں ایک شخص شیشہ کو بطور غذا کے کھاتا ہے۔ عام لوگوں کے لئے اسکی شیشہ خوری ایک معمہ ہے۔ جاپان کے کیوٹو امپریل ہاسپٹل کے ماہرین بھی انگشت بدندان ہیں۔ اس عجیب و غریب شخص کا نام ماسومامیو ہے اور عمر ۲۵ سال۔ دن میں بیر (شراب) کی ایک درجن خالی بوتلوں کے ٹکڑوں کا بھنے ہوئے خستہ چنوں کی طرح کھا جانا اسکا معمول ہے۔ بجلی کے بلب اسکے لئے لذیذ سویاں ہیں

بسلسلہ نتائج امتحانات

بعد انتظار کے بعد اس صوبہ کے نتائج امتحانات ایف اے اور میٹرک کے کل شائع ہو گئے۔ جن طلبہ کے نام تحقیق ہو سکے ہ ہ وہ درج کئے جاتے ہیں۔ ہم ان طلبہ اور انکے سرپرستوں و اعزہ کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے آئندہ کی کامیابیوں کے لئے دست بدعا ہیں:-

ایف۔ اے:- (۱) سید اختر حسین (۲) شہد علی عباسی۔ (۳) اظہار احمد علوی (۴) احمد علی صدیقی (۵) لچھمن پرشاد

میٹرک:- (۱) سید حفیظ الدین احمد (۲) عبدالعلیم علوی، باسطی (۳) عبدالحکیم علوی (۴) محمد یوسف علوی

تعلیم نسواں

(از سید عقیل الدین احمد کاکوروی)

ناظرین کاکوری اخبار! مجھے جس فرسودہ موضوع پر خیال آرائی کرنا ہے وہ "تعلیم نسواں" ہے۔ اس سے پہلے کاکوری اخبار کے دور اول میں اکثر حضرات نے اس موضوع پر زور قلم صرف کیا اور کافی روشنی ڈالی۔ لہذا مجھے بھی اس موضوع پر اظہار خیال کرنے کا شوق پیدا ہوا یا یوں کہیے کہ سفیدی سیاہی کے درمیان میں اسے محفوظ کرنے کا سودا سر میں سمایا۔

پاک پروردگار عالم نے انسان کو خلعت وجود سے سرفراز فرما کر مختلف قوتیں اور احساسات عنایت کیں۔ چنانچہ تمام قوتوں میں دو قوتیں افضل و برتر ہیں ایک عقل اور دوسری روح۔ انکے پیدا کرنے کی غرض و غایت یہ تھی کہ انسان ذات واجب الوجود کے صفات کو پہچانے اور حق و باطل و نیک و بد میں تمیز کر سکے اور اسکے ذریعہ سے علم اور بزرگی حاصل کرے۔ ان قوتوں کا ٹھیک استعمال اُس معبود حقیقی کا صحیح معنوں میں شکریہ ادا کرنا ہے۔ جسکے لئے وہ ہر طرح لائق و سزاوار ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔ یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے فائدہ مند اور ضروری ہے اس سے تمام دماغی قوتیں جلا پاکر ترقی پذیر ہوتی ہیں۔ پھر مردوں کا تعلیم یافتہ ہونا اور عورتوں کا جہالت اور بے علمی کی زندگی بسر کرنا سراسر حماقت اور بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ جو قوتیں اور احساسات مردوں کو دیے گئے وہی عورتوں کو کیا وجہ ہے کہ مرد تو علم سے بہرہ ور ہوں اور عورتوں کے قوائے دماغی یونہی فنا ہو جائیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ جہالت و توہم پرستی کے عمیق سمندر میں پڑی غوطہ کھایا کریں۔ دوسرے یہ عام خیال دماغ میں سمایا ہوا ہے کہ اسلام تعلیم نسواں کا مانع ہے۔ یہ لغو اور فضول خیال کس قدر تنگ نظری اور لاعلمی پر مبنی ہے۔ اسلام ایسا وسیع اور عالمگیر مذہب تو اسکی اور حمایت کرتا ہے جیسا پیغمبر اسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ طلب علم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ دوسری جگہ ارشاد مبارک ہوتا ہے علم سیکھو اگرچہ چین میں ہو۔ یہ حکم بھی بلا تفریق مرد و عورت دونوں کے لئے صادر ہوا ہے۔ کیا اب بھی اس فرمان رسالت کی روشنی میں اُس تنگ خیالی اور جہالت کی تاریکی باقی رہتی ہے۔ تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت کی خواتین زیور علم و فضل سے آراستہ و پیراستہ اور کیسی کیسی فصیح و بلیغہ اور قابلہ تھیں بلکہ بعض شجاعانہ اوصاف سے متصف تھیں۔ آج ایسی پاکیزہ نفس اور خوش خو خواتین کے اخلاقی اور دانشمندی کے کارناموں سے تاریخ کے صفحات جگمگا رہے ہیں۔ اُنکی اخلاقی جرأت سے وہ کارنامے معرض وجود میں آئے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ سب کس کی برکت تھی؟ تعلیم و تربیت کی۔ انھیں دو مبارک لفظوں میں وہ سحر پنہاں ہے جس نے عرب کی تاریخ پلٹ دی۔ یہ بات کسی پر مخفی نہیں ہے۔ اس مذکورہ بالا مثال کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا مقدس مذہب اسلام ہرگز تعلیم نسواں کا مخالف نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جسقدر لڑکیاں اعلےٰ دینی و دنیوی تعلیم سے مالامال ہونگی اور عمدہ تربیت ہوگی، اُسی قدر لڑکیوں میں پاکبازی، عفت و عصمت، راستی، علم، شکر گذاری، دوراندیشی، غور و تدبر اور صبر و تحمل ایسے اعلےٰ اوصاف پیدا ہونگے خلاف شرع اور مہمل باتوں سے طبیعت متنفر ہوگی۔ کم از کم تیرہ چودہ برس کی عمر تک لڑکیوں کو اسلامی تعلیمات سے باخبر کر دینا چاہیے اور بالخصوص ابتدا سے تربیت میں انتہائی اہتمام سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ بچپن کے احساسات ایسے نازک ہوتے ہیں کہ اُسوقت اگر کوئی اچھی بات سکھائی جائے تو وہ نقش کالحجر ہو جاتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ لڑکوں سے کہیں زیادہ لڑکیوں کی تربیت کی طرف پوری توجہ مبذول کرنا چاہیے۔ اب اس اخلاقی اور روحانی اصلاح کے بعد موجودہ علم انگریزی کے مختلف شعبوں کی خوشہ چینی کرائے خواہ ڈاکٹری پڑھائے یا فلسفہ جدید وغیرہ کا ماہر بنائے۔

ابتدا میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا دارومدار والدین کے سر ہوتا ہے خصوصاً ماؤں کے۔ کیونکہ بچپن کا بہت سا وقت کنار مادر ہی میں صرف ہوتا ہے۔ والدین کا بچوں کی ابتدائی عمر کو کھیل کود اور فضول اشغال میں ضائع کرانا کمال نادانی کی بات ہے۔ اگر اُن کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ کی جائے تو یقیناً بُرائی اور بداخلاقی کے مہلک جراثیم سرایت کر جاتے ہیں۔ جن کا دور کرنا ایک حد تک بہت مشکل امر ہے۔ اگر مائیں تعلیم یافتہ ہیں تو وہ اپنی اولاد کو ابتدا ہی سے بُری باتوں اور بداخلاقیوں سے روکتی اور اچھے عادات و خصائل سکھاتی ہیں جس سے عقل سلیم کا مادہ ترقی کرتا ہے۔ اور بچہ اخلاق اور آداب کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ خدا بھلا کرے بہت سی جاہل، بدتمیز اور احمق ماؤں کا جو ابتدا میں بچوں کی تعلیم و تربیت سے غفلت برتتی ہیں۔ لیکن یہی بچے جب شباب و جوانی کے پُرکیف مگر خاردار چمن میں قدم رکھتے ہیں تو خوب گل کھلاتے ہیں اُس وقت والدین کو اپنی پچھلی غفلتوں کا احساس ہوتا ہے اور پھر سوائے افسوس کرنے اور دست حسرت ملنے کے اور کیا چارہ ہے۔ اولاد کی نالائقی اور بداخلاقی کے سینکڑوں واقعات ظہور میں آ چکے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

کیا ایسی ہی جاہل، بیوقوف اور پھوہڑ مائیں اپنی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی کفیل ہونگی۔ کیا انھیں کی لڑکیاں قرون اولیٰ اور قرون وسطےٰ اور موجودہ زمانہ کی بعض خواتین کی طرح شہرت و علم حاصل کر کے بام ترقی پر پہونچیں گی۔ ایسی احمق اور کندہ ناتراش عورتوں کا تو محبوب ترین مشغلہ ڈلیاں کاٹنا، پان چبانا، پلنگ کے باندھ توڑنا اور لڑنا اور لڑانا ہوتا ہے۔ ایسی ہی گندی اور ناپاک طرز معاشرت کی عورتیں ہر شخص کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتی ہیں۔ نہ اُن کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال ہوتا ہے اور نہ خدا اور رسول کا ڈر۔ فرائض الٰہی سے لاپروائی محض ہوتی ہے۔ جہالت کی منحوس صورتیں دیکھ کر ہر شخص نفرت کرتا ہے۔ مبارک ہیں وہ خواتین جن کی عمدہ تہذیب و معاشرت دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہو۔ مبارک ہیں وہ عورتیں جنکی عصمت اور پاکبازی، نیک کرداری اور خوش اخلاقی ضرب المثل ہو۔ مبارک ہیں وہ مائیں جنہوں نے اپنی لڑکیوں کو اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم اور تربیت سے آراستہ کیا ہے اور جن کی فخر روزگار لڑکیاں آسمان ترقی پر آفتاب و ماہتاب بنکر چمکیں اور چمک رہی ہیں۔

افسوس! وطن کی بعض بزرگ و ذی شعور ہستیاں باوجود ذی علم ہونے کے عرصہ تک ایسی تاریک اور دقیانوسی خیالات کی رہیں اور تعلیم نسواں کی سخت مخالفت ہوتی رہی۔ لڑکیاں جہالت و حماقت کی تاریکی میں رہیں اور اسکو اچھا سمجھا گیا کہ تعلیم سے لڑکیوں کے دل و دماغ نہ روشن ہوں۔ ہمارے وطن کی بہت سی خواتین ایسی بھی گذری ہیں کہ باوجود جہالت اور علم سے بیگانگی کے قابل اور سمجھدار کہی جاتی ہیں جن کے کارنامے سنکر حیرت ہوتی ہے۔ کاش کہ وہ زیور علم سے آراستہ ہوتیں۔ نہ معلوم کہ اُن میں کس قسم کی قابلیت کے گرانبہا جوہر قدرت نے ودیعت کئے ہونگے جو تعلیم کی جلا پا کر چمک اُٹھتے۔ بہر حال خدا کا شکر ہے کہ ہمارے قصبہ سے وہ فرسودہ خیالات دفع ہوئے اور اب مردوں اور عورتوں میں تعلیم نسواں کا چرچا ہونے لگا ہے۔ اور کاکوری میں دو مدرسہ لڑکیوں کی تعلیم کے قائم ہو گئے ہیں جن میں مردوں سے زیادہ خواتین دلچسپی لے رہی ہیں۔ اور خدا سے امید ہے کہ مستقبل قریب میں ہمارے وطن کی یہ خوشگفتہ کلیاں اپنے اخلاقی کارناموں سے آئندہ کی تاریخ بدل دیں۔

تتمہ فہرست طلبا جو ۳۷ء کے امتحانات میں شریک ہوئے ہیں

(۱) جسونت رائے سری واستو (محلہ کایستھان) بی اے (فائنل)، لکھنؤ یونیورسٹی
(۲) ضمیر الحسن (قاضی گڑھی) بی۔ ٹی (فائنل)، مسلم یونیورسٹی
(۳) محمد اشہر (مبارک محل) زراعت، سال اول، کانپور۔ کالج
(۴) مجید الدین حسین (جھولی ٹولہ) زراعت (فائنل) گورکھپور اسکول
(۵) آنسہ حبیب فاطمہ (جھولی ٹولہ) انگریزی مڈل۔
(۶) سرور النسا (احاطہ غلام جیلانی) انگریزی مڈل۔
(۷) آنسہ زیب النسا (جھولی ٹولہ) ورناکلر مڈل (فائنل)، بورڈ

وطن کی خبریں

نوٹ :- اعزہ و احباب اور سب اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

موسم :- گرمی خوب ہو رہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں نماز مغرب کے کچھ دیر بعد پہلے زور کی آندھی آئی کہ تمام فضا تاریک ہو گئی جسکا سلسلہ تقریباً آدھ گھنٹہ تک رہا اُسکے بعد پہلے کچھ دیر بجلی چمکی اور دفعتہً بارش شروع ہوئی اور پون گھنٹہ زور کا پانی گرا اُس دن سے کچھ ٹھنڈا تو ہو گیا ہے لیکن دھوپ میں حدت ابھی کافی ہے۔ رات البتہ سکون سے گذرتی ہے۔ ۱۳ و ۱۴ ؍ کی درمیانی شب میں بھی تھوڑا ترشح ہوا۔ اس بارش سے خربزہ بالکل خراب ہو گیا اور فصل انبہ کو آندھی سے نقصان پہونچا اس مرتبہ آم کی بہت کمی بیان کی جاتی ہے۔

آب و ہوا :- بخار کی شکایت عام طور سے سُنی جاتی ہے اور شدید تپ آنے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ بعض بچوں کے چیچک نکلنا بھی سُنا گیا ہے۔

ولادت :- ۳ و ۴ ؍ جون ۳۶ء کی درمیانی شب میں مولوی معز رفت الدین علوی (مولوی محلہ) کے یہاں بمقام لیڈی ڈفرن اسپتال امین آباد لکھنؤ لڑکی تولد ہوئی خداوند کریم مبارک فرمائے اور مولود کی عمر دراز ہو اور اقبالمند کرے

کامیابی امتحان :- حسب ذیل طلبہ و طالبات کی کامیابی پر ہم انکو اور انکے اعزہ و سرپرستوں کو مبارکباد دیتے ہیں اور مزید کامیابیوں کے لئے دعا کرتے ہیں :-

جسونت رائے سریواستو (بی اے فائنل)، ضمیر الحسن (بی۔ ٹی فائنل)، عبد الوالی علوی (ایم اے جی سال اول)، ممتاز علی (بی۔ بی سی فائنل)، رفیق احمد علوی (ایف اے سال اول)، آنسہ سرور النسا (انگریزی مڈل)، آنسہ حبیب فاطمہ (انگریزی مڈل)، آنسہ زیب النسا (ورناکلر مڈل فائنل) (حساب میں ڈسٹنکشن)۔

تقریب عقد :- بابو جگناتھ پرشاد صاحب وکیل مراد آباد (محلہ کائستھان) کی دختر کا عقد ۱۳ ؍ جون ۳۶ء کو ہوا۔ بارات گورکھپور سے آئی اور اُسی دن ۸ بجے شب کو رسم دوار اچار ادا ہوئی جس میں قصبہ کے ہندو و مسلمان معززین اور سربرآوردہ حضرات نے شرکت کی بابو جگناتھ پرشاد صاحب نے باراتیوں اور مہمانوں کی خاطر و مدارات اور آرام و آسائش کا ہر ممکن انتظام کیا اور نہایت اولوالعزمی سے عقد کے مراسم ادا کئے۔ رخصتی عروس آج کسی وقت عمل میں آئے گی ہم بابو صاحب کو فرائض سے سبکدوش ہونے پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

میلہ :- سید سالار مسعود غازیؒ کا مزار پر انوار بہرائچ میں ہے جہاں ہر سال بڑی دھوم دھام سے میلہ ہوتا ہے جو بالے میاں کے میلہ کے نام سے ہندوستان میں مشہور ہے۔ بہرائچ کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی اس نام سے میلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کاکوری میں بھی جیٹھ کے دوسرے اتوار کو حضرت مخدوم کے نام سے میلہ ہوتا ہے جسکو عرف عام میں "صحبت" کہتے ہیں۔ کبھی یہ صحبت ۲۴ گھنٹوں کی ہوتی تھی اور لکھنؤ و قرب و جوار کے دوکاندار آتے تھے۔ لیکن اب چند گھنٹوں کا میلہ ہوتا ہے اور صرف مقامی دوکاندار ہوتے ہیں۔ پوری، کباب، مٹھائی، لائے، شربت وغیرہ کی دکانیں ہوتی ہیں۔ عوام کا مجمع زیادہ ہوتا ہے۔ خواص کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ تالاب سالاری کے کنارہ اُن بزرگ کا مزار ہونا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ یہ صحبت تالاب سالاری سے کچھ فاصلہ پر قاضی گڈھی میں ہوتی ہے۔ کسی زمانہ میں کچھ شرفا بھی اس میں دلچسپی لیتے تھے اب پرانے لوگوں میں تو کوئی باقی نہیں ہے البتہ نوجوانوں میں عزیزی علی احمد کو اس طرف شغف ہے وہ کچھ دلچسپی لے رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سید سالار مسعود غازی کے نام کی کچھ معافی بھی یہاں ہے اگر وہ رقم اس "صحبت" میں صرف کی جائے تو یہ میلہ اچھے پیمانہ پر ہو سکتا ہے۔

صحت و سکون :- (۱) بیگم منشی عزت علی علوی جو عرصہ سے علیل تھیں اور اپنے جناب والد کے ہمراہ موضع ... پر قیام تھا۔ ...

کو بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو کر کاکوری واپس آ گئی ہیں۔

(۲) قاضی انتظار علی خاں صاحب عباسی کی صحت میں بفضل خدا ترقی محسوس ہو رہی ہے۔ اضمحلال تو بہت کم ہے اور قوت بھی عود کرتی معلوم ہوتی ہے باری تعالیٰ بھائی صاحب موصوف کو جلد بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

(۳) منشی زکی علی علوی عرف محمد زبیر (تہجیہ تلا) کے متعلق معلوم ہوا کہ ران میں پھوڑا نکل آیا تھا جس کے باعث دو تین ہفتہ بہت تکلیف رہی اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے بفضلہ اب اچھے ہیں زخم تقریباً مندمل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بالکل تندرست فرمائے۔

(۴) والدہ صاحبہ حاجی امیر احمد علوی صاحب بی۔ اے، پنشنر ڈپٹی کلکٹر کا مزاج بفضلہ تعالیٰ اچھا ہے۔ آپ کے صاحبزادہ ڈاکٹر حکیم احمد رضا سول سرجن جزیرہ کو طلب کیا گیا تھا۔ جنہوں نے حکیم معالج کے تشخیص ورم جگر سے اختلاف کیا اور نسخہ تجویز کر کے استعمال کرایا جس سے بہت فائدہ محسوس ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کلی عطا فرمائے۔

(۵) مولوی خلیل احمد عباسی (قاضی گڑھی) کے متعلق یہ سنکر اطمینان ہوا کہ احمد آباد کے ڈاکٹر کی موجودہ مالش کی دوا سے سکون ہے اور ہاتھ سے اب کام لیا جا سکتا ہے اُنکے ہاتھ کا لکھا ہوا خط اُن کی جناب والدہ کے پاس آیا ہے۔ یہ دریافت کر کے اور بھی خوشی ہوئی کہ عزیز مذکور نے اپنے فرائض منصبی (سب انسپکٹری) کا چارج لے کر کام شروع کر دیا ہے۔

علالتیں:- (۱) مولوی احمد حسن علوی بی۔ اے (شیخ سعدی محلہ) جنکی علالت کا سلسلہ بہت عرصہ سے جاری ہے گلے کی تکلیف بار بار وقفہ سے ہو جاتی ہے۔ جلد جلد دورہ نے ضعیف بہت کر دیا ہے۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے کھانسی اور سینہ پر جو گرانی معلوم ہوتی تھی اُسمیں خفت محسوس ہوتی ہے لیکن گلے کے درد کی شکایت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سلائی و الاعلی جبتک جاری رہتا ہے کچھ سکون درد میں ہو جاتا ہے ورنہ وہی شدائد کر کھانا پینا مشکل اور نیند آنا دشوار ہو جاتا ہے۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر نے اب اس جانب توجہ کی ہے۔ باری تعالیٰ فائدہ بخشے اور یہ مرض دفع ہو۔

(۲) سید نائب حسین صاحب اوورسیر محکمہ نہر کا گھر آج کل اسپتال بنا ہوا تھا۔ دو لڑکیاں اور صاحبزادہ سخت بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بڑی صاحبزادی کو ایک شبانہ روز ۱۰۵ ڈگری پر بخار رہا۔ قصبہ کے ہر دلعزیز ڈاکٹر محمد ہاشم نے اپنے خلقی توجہ اور دن میں بار بار مریضوں کو دیکھنے اور دواؤں وغیرہ کے متعلق ہدایات سے مریضوں کی حالت پر پورا قابو پا لیا اور خدا کے فضل و کرم سے بخار میں بتدریج کمی شروع ہو گئی۔ باری تعالیٰ سب بچوں کو جلد صحیح و تندرست فرما کر اوورسیر صاحب وغیرہ کو مطمئن فرمائے۔

(۳) بیگم اظہار علی عباسی کے بغل میں کئی پھنسیاں نکل آئی ہیں جن کی وجہ سے اُن کو تکلیف ہے۔ پھنسیوں کے مُنھ چھوٹے ہیں مواد کم اور بدقت خارج ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ مذکورہ کی تکالیف کو جلد دفع فرمائے۔

اعلان:- برادران وطن خاصکر معتقدین و مریدین تکیہ شریف کاکوری سے استدعا ہے کہ وہ جن خاص واقعات و حالات مولانا و مرشدنا حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہ کے متعلق جانتے ہیں خواہ اُنکے ذاتی ہوں یا کسی مستند شخص سے سُنے ہوں اُن کو قلمبند کر کے حسب ذیل پتہ پر روانہ فرما کر ممنون فرمائیں کیونکہ حضور اقدس کے حالات میں حضرت مولانا شاہ تقی حیدر قلندر ایک کتاب مرتب فرما رہے ہیں اُس میں اُن کا اندراج کیا جائے گا۔ حضور ممدوح کے کمالات و فیوضات اور اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ کو دیکھتے ہوئے اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب آپ اپنی نظیر ہوگی۔

المعلن

احقر العباد، خادم ناچیز علی احمد۔ محلہ قاضی گڑھی
کاکوری، ضلع لکھنؤ

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین پرنٹر طبع ہو کر دفتر کاکوری اخبار، مولوی محلہ دلال والی، کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔